بد رسومات اور توہم پرستی سے پرہیز

اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَه مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِيْلِ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ يُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَ يُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَ يَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ۔ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَ عَزَّرُوْهُ وَ نَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْۤ اُنْزِلَ مَعَه اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۔(158)

جواس رسول نبی اُمّی پر ایمان لاتے ہیں جسے وہ اپنے پاس تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔وہ ان کو نیک باتوں کا حکم دیتا ہے اور انہیں بُری باتوں سے روکتا ہے اور اُن کے لئے پاکیزہ چیزیں حلال قرار دیتا ہے اور اُن پر ناپاک چیزیں حرام قرار دیتا ہے اور اُن سے اُن کے بوجھ اور طوق اتار دیتا ہے جو اُن پر پڑے ہوئے تھے۔پس وہ لوگ جو اس پر ایمان لاتے ہیں اور اسے عزت دیتے ہیں اور اس کی مدد کرتے ہیں اور اس نور کی پیروی کرتے ہیں جو اس کے ساتھ اتاراگیا ہے یہی وہ لوگ ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔

وَ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فِي الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُوْنَ اِلَّاۤ اِيَّاهُ فَلَمَّا نَجّٰكُمْ اِلَى الْبَرِّ اَعْرَضْتُمْ وَ كَانَ الْاِنْسَانُ كَفُوْرًا ۔(بنی اسرائیل68)

اور جب تمہیں سمندر میں کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اُس کے سوا ہر وہ ذات جسے تم بلاتے ہو ساتھ چھوڑ جاتی ہے۔پھر جب وہ تمہیں خشکی کی طرف بچا کر لے جاتا ہے تو تم (اُس سے) اِعراض کرتے ہو۔اور انسان بہت ہی ناشکرا ہے۔

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ اِلَيْهَا فَلَمَّا تَغَشّٰهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيْفًا فَمَرَّتْ بِهٖ فَلَمَّاۤ اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ اٰتَيْتَنَا صَالِحًا لَّنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ۔ فَلَمَّاۤ اٰتٰهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَه شُرَكَآءَ فِيْمَاۤ اٰتٰهُمَا فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۔ اَيُشْرِكُوْنَ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْئًا وَّ هُمْ يُخْلَقُوْنَ ۔ وَ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ لَهُمْ نَصْرًا وَّ لَاۤ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ۔(الاعراف:190تا193)

پس جب ان دونوں کو اس (یعنی اللہ) نے ایک صحت مند (بیٹا) عطا کیا تو جو اس نے انہیں عطا کیا اُس (عطا) میں وہ اُس کے شریک ٹھہرانے لگے۔پس اللہ اس سے بہت بلند ہے جو وہ شرک کرتے ہیں۔کیا وہ اُسے شریک بناتے

ہیں جو کچھ پیدا نہیں کر سکتا بلکہ وہ خود پیدا کئے گئے ہیں۔اور وہ ان کی کسی قسم کی مدد کرنے کی طاقت نہیں رکھتے اور وہ تو خود اپنی مدد بھی نہیں کر سکتے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ فِي مَرَضِهِ الَّذِي لَمْ يَقُمْ مِنْهُ: "لَعَنَ اللهُ الْيَهُوْدَ، اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ"۔

(بخاری کتاب المغازی باب مرض النبی ﷺ و وفاتہ حدیث نمبر 4441)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے، اس بیماری میں جس سے آپ پھر اٹھ نہ سکے ، فرمایا: اللہ تعالیٰ یہود پر لعنت بھیجے انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنا لیا ہے۔

عن انس رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم: لاعدویٰ و لاطیرۃ و یعجبنی الفال۔ قالوا: و ما الفال؟ قال: کلمۃ طیبۃ۔ (بخاری کتاب الطب باب الفال)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: بنیادی طور پر دوسرے سے بیماری کا لگ جانے اور بدفالی لینے کا خیال وہم کے سوا کچھ نہیں۔آپ نے یہ بھی فرمایا کہ نیک فال مجھے پسند ہے- صحابہؓ نے عرض کیا نیک فال کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پاکیزہ کلمہ۔

عن ابی حسان رضی اللہ عنہ قال: دخل رجلان من بنی عامر علی عائشۃ فاخبراھا ان ابا ھریرۃ یحدث عن النبی صلی اللہ علیہ و سلم انہ قال: الطیرۃ من الدار و المرأۃ و الفرس فغضبت فطارت شقۃ منھا فی السماء و شقۃ فی الارض و قالت: و الذی انزل الفرقان علی محمد صلی اللہ علیہ و سلم (ما قالھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم قط انما قال: کان اھل الجاھلیۃ یتطیرون من ذٰلک۔ (مسند احمد صفحہ ۲۴۰/۶)

حضرت ابو حسانؓ بیان کرتے ہیں کہ بنی عامر کے دو شخص حضرت عائشہؓ کی خدمت میں آئے اور کہا کہ حضرت ابوہریرہؓ آنحضرت ﷺ سے یہ روایت بیان کرتے ہیں کہ گھر، عورت اور گھوڑے سے نحوست کا تعلق ہوتا ہے یہ سن کر حضرت عائشہؓ شدید غضبناک ہو گئیں اور کہنے لگیں خدا کی قسم جس نے محمد ﷺ پر قرآن اتارا ہے آپؐ نے

اس طرح ہرگز نہیں فرمایا تھا بلکہ آپؐ نے تو فرمایا تھا کہ اہل جاہلیت ان تین چیزوں کے متعلق نحوست اور بدشگونی کے قائل تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

" میں دیکھتا ہوں کہ ہمارے گھروں میں قسم قسم کی خراب رسمیں اور نالائق عادتیں جن سے ایمان جاتا رہتا ہے گلے کا ہار ہو رہی ہیں۔اور اُن بُری رسموں اور خلافِ شرع کاموں سے یہ لوگ ایسا پیار کرتے ہیں جو نیک اور دینداری کے کاموں سے کرنا چاہیے۔ہر چند سمجھایا گیا، کچھ سنتے نہیں۔ہر چند ڈرایا گیا کچھ ڈرتے نہیں۔اب چونکہ موت کا کچھ اعتبار نہیں اور خداتعالیٰ کے عذاب سے بڑھ کر اور کوئی عذاب نہیں۔اس لئے ہم نے ان لوگوں کے بُرا ماننے اور بُرا کہنے اور ستانے اور دکھ دینے سے بالکل لا پروا ہو کر محض ہمدردی کی راہ سے حق نصیحت پورا کرنے کے لئے بذریعہ اس اشتہار کے ان سب کو اور دوسری مسلمان بہنوں اور بھائیوں کو خبردار کرنا چاہا تا ہماری گردن پر کوئی بوجھ باقی نہ رہ جائے۔اور قیامت کو کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ ہم کو کسی نے نہیں سمجھایا۔اور سیدھا راہ نہیں بتایا۔سو آج ہم کھول کر بآواز بلند کہہ دیتے ہیں کہ سیدھا راہ جس سے انسان بہشت میں داخل ہوتا ہے یہی ہے کہ شرک اور رسم پرستی کے طریقوں کو چھوڑ کر دین اسلام کی راہ اختیار کی جائے اور جو کچھ اللہ جل شانہ' نے قرآن شریف میں فرمایا ہے اور اس کے رسول ﷺ نے ہدایت کی ہے۔اس راہ سے نہ بائیں طرف منہ پھیریں نہ دائیں۔اور ٹھیک ٹھیک اسی راہ پر قدم ماریں۔اور اس کے برخلاف کسی راہ کو اختیار نہ کریں۔لیکن ہمارے گھروں میں جو بد رسمیں پڑ گئی ہیں اگرچہ وہ بہت ہیں مگر چند موٹی موٹی رسمیں بیان کی جاتی ہیں تا نیک بخت عورتیں خدا تعالیٰ سے ڈر کر ان کو چھوڑ دیں اور وہ یہ ہیں:۔

1۔ماتم کی حالت میں جزع فزع اور نوحہ یعنی سیاپا کرنا اور چیخیں مار کر رونا اور بے صبری کے کلمات منہ پر لانا۔

2۔برابر ایک سال تک سوگ رکھنا۔...

3۔سیاپا کرنے کے دنوں میں بے جا خرچ بھی ہوتے ہیں۔حرام خور عورتیں، شیطان کی بہنیں دور دو رسے سیاپا کرنے کے لئے آتی ہیں ... ان کو اچھے اچھے کھانے کھلائے جاتے ہیں... یہ سب شیطانی طریق ہیں جن سے توبہ کرنا لازم ہے۔...

4۔اگر کسی عورت کا خاوند مر جائے تو گوہ وہ جوان ہی ہو دوسرا خاوند کرنا ایسا برا سمجھتی ہے جیسا کوئی بڑا بھارا گناہ ہوتا ہے اور تمام عمر بیوہ اور رانڈ رہ کر یہ خیال کرتی ہے کہ مَیں نے بڑے ثواب کا کام کیا ہے اور پاک دامن بیوی ہو گئی ہوں حالانکہ اس کے لئے بیوہ رہنا سخت گناہ کی بات ہے۔عورتوں کے لئے بیوہ ہونے کی حالت میں بیاہ کر لینا نہایت ثواب کی بات ہے۔...

5۔یہ بھی عورتوں میں خراب عادت ہے کہ وہ بات بات میں مردوں کی نافرمانی کرتی ہیں اور ان کی اجازت کے بغیر ان کا مال خرچ کر دیتی ہیں اور ناراض ہونے کی حالت میں بہت کچھ بُرا بھلا ان کے حق میں کہہ دیتی ہیں۔ ایسی عورتیں اللہ اور رسول کے نزدیک لعنتی ہیں۔ان کا نماز اور روزہ اور کوئی عمل منظور نہیں ہوتا...

6۔عورتوں میں ایک یہ بھی بد عادت ہے کہ جب کسی عورت کا خاوند کسی اپنی مصلحت کے لئے کوئی دوسرا نکاح کرنا چاہتا ہے تو وہ عورت اور اس کے اقارب سے سخت ناراض ہوتے ہیں اور گالیاں دیتے ہیں اور شور مچاتے ہیں اور اس بندہ خدا کو ناحق ستاتے ہیں۔ایسی عورتیں اور ایسے ان کے اقارب بھی نابکار اور خراب ہیں۔...اگر کسی نیک دل مسلمان کے گھر میں ایسی بد ذات بیوی ہو تو اسے مناسب ہے کہ اس کو سزا دینے کے لئے دوسرا نکاح ضرور کرے۔

7۔بعض جاہل مسلمان اپنے ناطہ رشتہ کے وقت یہ دیکھ لیتے ہیں کہ جس کے ساتھ اپنی لڑکی کا نکاح کرنا منظور ہے اس کی پہلی بیوی بھی ہے یا نہیں۔پس اگر پہلی بیوی موجود ہو تو ایسے شخص سے ہرگز نکاح کرنا نہیں چاہتے۔... سو ان کو بھی خدا سے ڈرنا چاہیے۔

8۔ہماری قوم میں یہ بھی ایک نہایت بد رسم ہے کہ دوسری قوم کو لڑکی دینا پسند نہیں کرتے بلکہ حی الوسع لینا بھی پسند نہیں کرتے۔یہ سرا سر تکبر اور نخوت کا طریق ہے جو سراسر احکام شریعت کے برخلاف ہے۔...

9۔ ہماری قوم میں یہ بھی ایک بد رسم ہے کہ شادیوں میں صدہا روپیہ کا فضول خرچ ہوتا ہے سو یاد رکھنا چاہیے کہ شیخی اور بڑائی کے طور پر برادری میں بھاجی تقسیم کرنا اور اس کا دینا اور کھانا یہ دونوں باتیں عند الشرع حرام ہیں اور آتشبازی چلوانا اور کنجروں اور ڈوموں کو دینا یہ سب حرام مطلق ہے۔...

10۔ ہمارے گھروں میں شریعت کی پابندی کی بہت سستی ہے۔ بعض عورتیں زکوٰۃ دینے کے لائق اور بہت سا زیور ان کے پاس ہے وہ زکوٰۃ نہیں دیتیں۔ بعض عورتیں نماز روزہ کے ادا کرنے میں بہت کوتاہی رکھتی ہیں۔ بعض عورتیں شرک کی رسمیں بجا لاتی ہیں جیسے چیچک کی پوجا۔ بعض فرضی بیویوں کی پوجا کرتی ہیں۔ بعض ایسی نیازیں دیتی ہیں جن میں یہ شرط لگا دیتی ہیں کہ عورتیں کھاویں کوئی مرد نہ کھاوے ... یاد رکھنا چاہیے یہ سب شیطانی طریق ہیں۔

ہم خالص اللہ کے لئے ان لوگوں کو نصیحت کرتے ہیں کہ آؤ خدا تعالیٰ سے ڈرو۔ ورنہ مرنے کے بعد ذلت اور رسوائی سے سخت عذاب میں پڑو گے اور اس غضب الٰہی میں مبتلا ہو جاؤ گے جس کا انتہا نہیں۔"

(تلخیص از: مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 84 تا 87)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

" اللہ تعالیٰ کے خوش کرنے کا ایک یہی طریق ہے کہ آنحضرت ﷺ کی سچی فرمانبرداری کی جاوے۔ دیکھا جاتا ہے کہ لوگ طرح طرح کی رسومات میں گرفتار ہیں۔ کوئی مر جاتا ہے تو قسم قسم کی بدعات اور رسومات کی جاتی ہیں۔ حالانکہ چاہیئے کہ مردہ کے حق میں دعا کریں۔ رسومات کی بجاآوری میں آنحضرت ﷺ کی صرف مخالفت ہی نہیں ہے بلکہ ان کی ہتک بھی کی جاتی ہے اور وہ اس طرح سے کہ گویا آنحضرت ﷺ کے کلام کو کافی نہیں سمجھا جاتا۔ اگر کافی خیال کرتے تو اپنی طرف سے رسومات کے گھڑنے کی کیوں ضرورت پڑتی۔" (ملفوظات جلد سوم صفحہ 316)